نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معاشرتی زندگی

مولانا سفیان علی فاروقی
لاہور

ہمارے موجودہ مسائل کا حقیقی حل

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثتِ مبارکہ کے بعد چند ہی سالوں میں دنیا کا معاشرتی نقشہ بدل گیا۔ تاریخ آج بھی ورطۂ حیرت میں ہے کہ اتنا بڑا معاشرتی انقلاب چند سالوں میں کیسے ممکن ہوا؟ وہ معاشرتی انقلاب اتنا جامع ومکمل تھا، اتنا کامل واکمل تھا، اتنا بہترین اور لازوال تھا کہ پندرہ سو سال بعد بھی اگر کائناتِ انسانی میں کسی آئیڈیل معاشرے کی مثال دی جاتی ہے تو کیا اپنے، کیا پرائے، سب کے سب نبوی معاشرے کی مثال دیتے ہیں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معاشرتی اصلاحات

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اردگرد موجود لوگوں کی معاشرت کو دنیا کے لیے نمونہ بنانا تھا، سو اس لیے ان کی معاشرت کو بہتر سے بہترین بنایا، یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محنت ہی تھی کہ جو لوگ معاشرتی بدحالی کا شکار تھے، وہی لوگ معاشرتی زندگی کے لیے کسوٹی اور پیمانہ بن گئے۔ وہی معاشرہ نبوی اصلاحات کی بدولت دنیا کا بہترین اور آئیڈیل معاشرہ کہلایا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے دلوں سے ایک دوسرے کی نفرت کو نکال کر ایک دوسرے کے لیے محبت بھر دی، بلکہ اس سے بھی آگے ایثار اور قربانی کا جذبہ پیدا کر دیا کہ اپنی ذات اور ضروریات پر دوسرے مسلمان کی ضروریات مقدم لگنے لگیں، اپنی جان سے زیادہ دوسرے مسلمان کی جان عزیز ہونے لگی اور خون کے پیاسے محبت کے خوگر بن گئے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی معاشرت کو ایسا سنوارا کہ وہ چرواہے جنہیں تہذیب وتمدن کا سرے سے پتا ہی نہیں تھا، دنیا نے انہی کے تمدن سے اپنے معاشروں کے خطوط استوار کیے، انہی چراغوں سے روشنی لے کر اپنے عہدوں کو روشن کیا، انہی کے قدموں سے علم کے وہ سُوتے

پھوٹے کہ آج تک معاشرت اور عمرانیات کے علوم ان کے در کے ریزہ چیں ہیں۔

نبوی معاشرے کے بنیادی اجزاء میں سے ایک امر بالمعروف ونہی عن المنکر تھا، نیکی کی تلقین اور برائی سے روک تھام، نبوی معاشرے کا ہر فرد اس عمل سے چوبیس گھنٹوں میں کبھی بھی غافل نہیں ہوتا تھا، اسی وجہ سے اس معاشرے میں کرائم لیول زیرو تھا، نہ صرف کرائم لیول زیرو تھا، بلکہ اسی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی برکت سے نبوی معاشرہ جسمانی بیماریوں سے بھی محفوظ تھا۔ اسی طرح نبوی معاشرہ کو نبی کریم ﷺ نے ''تَعَاوَنُوْا عَلَی الْبِرِّ وَالتَّقْوٰی وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَی الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ'' پر کھڑا کیا تھا کہ نیک کاموں میں ایک دوسرے کا بھرپور ساتھ دینا اور برے کاموں میں بالکل بھی ساتھ نہیں دینا، اس سے معاشرہ اخلاقی برائیوں سے بالکل پاک ہوگیا تھا۔ اسی طرح دین پر عمل کرنے کا جذبہ تمام کاموں اور تمام جذبوں پر غالب تھا، دینی تقاضا آنے کے بعد اُن کے ذاتی تقاضے دور کہیں پیچھے رہ جاتے تھے، اسی طرح نبوی معاشرے کی ایک خاصیت یہ تھی کہ ان میں ایمانداری، خوفِ خدا، خشیتِ الٰہی، عفو ودرگزر کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا، جس سے ان کی معاشرتی خوبصورتی کو چار چاند لگے اور وہ ایک مکمل متمدن معاشرہ کہلوایا۔

نبی کریم ﷺ کی معاشرتی زندگی

نبوی معاشرے کی جتنی بھی خوبصورتیاں ہم اوپر پڑھ کر آئے ہیں، ان سب کی نبی کریم ﷺ نے صرف تبلیغ نہیں کی، بلکہ خود عمل کر کے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو سکھلایا، نبی کریم ﷺ کی معاشرتی زندگی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے لیے عملی نمونہ تھی اور نبی کریم ﷺ احکاماتِ الٰہی پر عمل پیرا ہونے میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے کہیں زیادہ آگے اور مستعد تھے۔ نبی کریم ﷺ کی معاشرتی زندگی پر کوئی صاحب فکر و دانش انگلی نہیں اُٹھا سکتا، اتنی جامع ومکمل معاشرتی زندگی دنیا میں آپ ﷺ کے علاوہ کسی کو عطا ہی نہیں کی گئی، حسنِ معاشرت کے تمام چشمے نبی کریم ﷺ کے قدموں سے پھوٹے۔ دنیاوی سطوت واُخروی نجات کی تمام جہتیں آپ ﷺ کے نقشِ پا میں پنہاں ہیں۔ آج کی جاں بلب انسانیت کو بھی نبوی تعلیمات اور نبوی معاشرت کی ضرورت ہے، ہمارا معاشرہ انسانیت کے لیول سے نیچے گر چکا ہے، تعلیم میں ہم دنیا سے بہت پیچھے ہیں، صحت میں بھی بہت پیچھے ہیں، نظامِ عدل وانصاف میں پہلے سو ممالک میں ہمارا نام نہیں، گڈ گورننس نام کی چیز موجود نہیں، طاقت ور اور کمزور کے لیے قانون کی الگ الگ تشریحات کی جاتی ہیں۔

غرض معاشرتی بدحالی اور اخلاقی زبوں حالی کی ریڈ لائن عبور کر چکے ہیں، ایسے میں بہت زیادہ ضروری ہے کہ ہم نبوی معاشرت کو آئیڈیل بنائیں اور انہی خطوط پر اپنے معاشرے کی تشکیل کریں۔

..... ❁ ..... ❁ ..... ❁ .....